روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
سوموار 2 مارچ 2015ء 10 جمادی الاول 1436 ہجری 2 امان 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 50

دیانت تیری

فاقوں مر جائے پہ جائے نہ دیانت تیری
دور و نزدیک ہو مشہور امانت تیری
جان بھی دینی پڑے گر تو نہ ہو اس سے دریغ
کسی حالت میں نہ جھوٹی ہو ضمانت تیری

(کلام محمود)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

غزوہ بدر میں ایک سپاہی کی حیثیت سے حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کی امانت کا امتحان یوں ہوا کہ مدمقابل لشکر کفار میں آپ کے بوڑھے والد عامر بھی برسرپیکار تھے۔ ابوعبیدہؓ ایک بہادر سپاہی کی طرح دادِشجاعت دیتے ہوئے میدان کارزار میں آگے بڑھتے چلے جارہے تھے والد سے سامنا ہوگیا جو کئی بار تاک کر ان کونشانہ بنانے کی کوشش کر چکا تھا، ذرا سوچئے تو وہ کتنا کٹھن اور جذباتی مرحلہ ہوگا کہ ایک طرف باپ ہے اور دوسری طرف خدا اور اس کا رسولؐ ہیں۔ جن کے خلاف باپ تلوار سونت کر نکلا ہے، مگر دنیا نے دیکھا کہ ابوعبیدہؓ جیسے قوی اور امین کو یہ فیصلہ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی کہ خدا کی خاطر سونتی ہوئی شمشیر برہنہ نہیں رکے گی جب تک دشمنان رسول کا قلع قمع نہ کرلے خواہ وہ باپ ہی کیوں نہ ہو۔ اگلے لمحے میدان بدر میں ابوعبیدہؓ کا مشرک والد عامر اپنے موحّد بیٹے کے ہاتھوں ڈھیر ہو چکا تھا۔ آفرین تجھ پر اے امین الامت آفرین! تو نے کیسی شان سے حق امانت ادا کیا کہ باپ کا مقدس رشتہ بھی اس میں حائل نہ ہوسکا۔ صحابہ اس تاریخی واقعہ پر وہ آیت چسپاں کرتے تھے جس میں اللہ تعالیٰ ایسے کامل الایمان مومنوں کی تعریف کرتا ہے جو خدا کی خاطر اپنی رشتہ داریاں بھی قربان کردیتے ہیں۔ (اصابہ جز 4 صفحہ 11)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

تو کوئی ایسی قوم نہ پائے گا جو اللہ اور یوم آخرت پر بھی ایمان لاتی ہو اور اللہ اور اس کے رسول کی شدید مخالفت کرنے والے سے بھی محبت رکھتی ہو خواہ ایسے لوگ ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا ان کے خاندان میں سے ہوں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کردیا ہے اور اپنی طرف سے کلام بھیج کر ان کی مدد کی ہے اور وہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں رہتے چلے جائیں گے اللہ ان سے راضی ہوگیا وہ اللہ سے راضی ہوگئے وہ اللہ کا گروہ ہیں اور سن رکھو کہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہوا کرتا ہے۔ (المجادلۃ:23)

گناہ سے نفرت

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی مُعافی سُوجھے۔ جیسے مکّھی کے دو پر ہیں۔ ایک میں شفا اور دُوسرے میں زہر۔ اسی طرح انسان کے دو پر ہیں۔ ایک معاصی کا دوسرا خجالت، توبہ، پریشانی کا۔ یہ ایک قاعدہ کی بات ہے جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اُس کے بعد پچھتاتا ہے۔ گویا کہ دونوں پَر اکٹھے حرکت کرتے ہیں۔ زہر کے ساتھ تریاق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا؟ تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے، مگر کُشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور ہلاک ہوجاتا۔ توبہ اس کی تلافی کرتی ہے۔ کبر اور عُجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے۔ جب نبی معصومؐ ستر بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اس پر راضی ہو جاوے اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے، وہ آخر اُسے چھوڑے گا۔

حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان بار بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے تو آخر کار خدا کہہ دیتا ہے کہ ہم نے تجھ کو بخش دیا۔ اب تیرا جو جی چاہے سو کر۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے دل کو بدل دیا اور اب گناہ اُسے بالطبع بُرا معلوم ہوگا۔ جیسے بھیڑ کو مَیلا کھاتے دیکھ کر کوئی دوسرا حرص نہیں کرتا کہ وُہ بھی کھاوے، اسی طرح وہ اِنسان بھی گناہ کی حرص نہ کرے گا جسے خدا نے بخش دیا ہے۔ (مومنوں) کو خنزیر کے گوشت سے جو بالطبع کراہت ہے، حالانکہ اور دُوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں جو حرام اور منع ہیں۔ تو اس میں حکمت یہی ہے کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھ دیا ہے اور سمجھا دیا ہے کہ اسی طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 3)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم منور علی شاہد صاحب سابق معتمد ضلع لاہور

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا گولڈن جوبلی سال 1988ء

ضلع لاہور کی مثالی کارکردگی۔ اجتماعات اور دیگر تقاریب

مجلس خدام الاحمدیہ کی بنیاد 1938ء میں حضرت مصلح موعود کے مبارک ہاتھوں رکھی گئی تھی اور 1988ء میں اس کے قیام کے پچاس سال پورے ہوئے تھے اس لحاظ سے 1988ء کا سال ایک اہم سنگ میل کی حیثیت بھی رکھتا تھا اس سال نوجوانان احمدیت کی قیادت مکرم و محترم محمود احمد صاحب بنگالی جیسے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ہاتھوں میں تھی جو کہ براہ راست خلیفہ وقت کا غیر معمولی انتخاب تھے۔

1988ء کا سال خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے حوالے سے بھی ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔

بحیثیت معتمد خدام الاحمدیہ ضلع اس سال کی مساعی اور دفتر ضلع کی وہ رونقیں اور روحانی و دینی گھما گھمی آج بھی یادوں کی کتاب کے صفحات پر نقش ہیں۔ اچھی طرح یاد ہے کہ لندن سے حضور انور کے احباب جماعت لاہور کے نام دعائیہ خطوط کے جوابات سینکڑوں کی تعداد میں ربوہ سے وصول ہوتے تھے۔ مکرم صدیق صاحب ڈرائیور صدر مجلس دوران لاہور سفر ہمیشہ بڑے بڑے بنڈل لاکر حوالے کر دیتے تھے۔ محترم صدیق صاحب کے ساتھ بہت ہی محبت کا تعلق رہا، وہ نہایت ہی نفیس اور با اخلاق انسان تھے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ قائد صاحب ضلع محمد احمد صاحب تمام خطوط اپنی بڑی تاریخی میز پر نکال کر رکھوا دیتے اور پھر ہم سب مل کر ان خطوط کو مجلس کے حساب سے الگ الگ کرتے جن کو بعد میں بنڈلوں میں باندھ کر قائدین مجالس کو دے دیا جاتا تھا۔ اس وقت دفتر میں جو بھی داخل ہو جاتا حکم تھا کہ وہ بھی کام میں شریک ہو جائے۔ اکثر شامل ہونے والوں میں مکرم محمد احمد صاحب قائد ضلع کے علاوہ، خاکسار، مکرم عبدالحلیم طیب صاحب، مکرم منور علی چوہدری صاحب، مکرم عبدالمالک صاحب، مکرم عبدالوحید صاحب، مکرم ناصر محمود خاں صاحب، مکرم مقبول احمد نور صاحب، مکرم عبدالستار صاحب اور مکرم حامد محمود صاحب ہوتے تھے اور کبھی کبھار مکرم فضل عمر ڈوگر صاحب بھی۔ اسی طرح لاہور میں ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان کے رسائل بھی ایک ہی بنڈل میں انفرادی ناموں کے ساتھ آیا کرتے تھے اور خطوط ہی کی طرح ان کو بھی مجلس کے حساب سے الگ الگ کیا کرتے تھے جن کے بنڈل باندھ کر قائدین کی میٹنگ میں دیئے جاتے تھے ایک مثالی ٹیم ورک تھا اور ہر عہدیدار کو اس کی ذمہ داری کے لحاظ سے یہ باور کرایا گیا تھا کہ تم ہی قائد ہو۔ ان ایام میں محترم طاہر احمد ملک صاحب قائد علاقہ تھے جو آج کل امیر جماعت ضلع لاہور ہیں۔

1988ء کے تاریخی سال میں ہونے والی کچھ اہم ضلعی مساعی کا ذکر ذیل کی سطور میں کیا جارہا ہے۔ حسب روایت اس سال کا آغاز بھی حلقوں میں نماز تہجد کی ادائیگی سے کیا گیا تھا۔ تنظیمی طور پر لاہور کو خدام الاحمدیہ کے تعلیمی و تربیتی امور میں مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوششیں مزید بہتر کی گئیں اور سارا سال جاری رہیں دورہ جات کا ایک سلسلہ جو جاری رہا شہری مجالس کے علاوہ اس دور میں کافی عرصہ بعد دیہی مجالس میں دوروں کا آغاز ہوا تھا ہر اتوار اور چھٹی والے دن کاروں میں کئی کئی ٹیمیں دوروں پر جایا کرتی تھیں۔ اور وہاں خدام کے تربیتی اور علمی معیار کو بلند کرنے کی کوششیں کی گئیں جس کیلئے ان کے الگ اجتماعات کا آغاز کیا گیا۔

ایک روزہ دیہی مجالس کا اجتماع

22 جنوری 1988ء کو دارالذکر میں دیہی مجالس کا ایک روزہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ مکرم قائد صاحب ضلع نے اس اجتماع کا نگران اعلیٰ مکرم مقبول احمد صاحب نور کو مقرر کیا صبح ساڑھے گیارہ بجے دارالذکر میں اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد محترم مربی سلسلہ دارالذکر نے اس کا افتتاح کیا۔ افتتاح کے بعد علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ کھانا کھلانے کی ذمہ داری مجلس سلطان پورہ کے ذمہ تھی جس کے قائد مکرم منور احمد قیصر صاحب، شہید سانحہ لاہور 28 مئی تھے۔

اختتامی اجلاس بعد نماز جمعہ مکرم محمد احمد صاحب قائد ضلع کی صدارت میں شروع ہوا۔ جبکہ مکرم عبداللطیف ستکوہی صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ مہمان خصوصی تھے۔ مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے اور دعا کے ساتھ 1988ء کا ایک روزہ تربیتی اجتماع اختتام پذیر ہوا جس میں باوجود خرابی موسم کے دس مجالس سے 65 خدام اور 30 اطفال نے شرکت کی۔

شعبہ تربیت ضلع لاہور کے تحت ایک تربیتی ریفریشر کورس دارالذکر میں مورخہ 8 فروری کو منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم و محترم محمود احمد صاحب شاہد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کی اور اپنی قیمتی تربیتی نصائح سے نوازا اس پروگرام میں 63 حلقہ جات کے زعماء اور سائقین کو بلایا گیا تھا۔ شعبہ اعتماد ضلع کے تحت 18 مارچ کو معتمدین مجالس کی ایک میٹنگ دارالذکر میں منعقد ہوئی اس کی صدارت مکرم محترم شمیم پرویز صاحب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کی اور شعبہ اعتماد سے متعلق اہم امور کے بارے میں آگاہی دی۔ میٹنگ میں نو مجالس کی نمائندگی ہوئی جبکہ کل مجالس معیار اول کی تعداد بارہ تھی۔

شعبہ اشاعت کی کارکردگی۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ 1988ء قیام خدام الاحمدیہ کے پچاسویں سال کے حوالے سے ایک یادگاری سال تھا اس لئے اس میں اظہار تشکر کے مختلف طریقے اختیار کئے جاتے رہے ان میں ایک طریق یہ بھی اپنایا گیا کہ ماہنامہ خالد اور تشحیذ کا اجراء زیادہ سے زیادہ کرایا جائے اور جو خدام خریدنے کی اہلیت نہیں رکھتے ان کو خاص طور پر جاری کرایا جائے اس ضمن میں رسائل خالد اور تشحیذ بابت ماہ جنوری، فروری 1988ء کے وہ صفحات گواہی دیتے ہیں کہ اس تاریخی سال ضلع و مجالس لاہور نے اس میں مالی قربانی کی توفیق پائی۔ ایک اعلان نمائندہ خالد و تشحیذ الاذہان برائے لاہور مکرم عبدالمالک صاحب کی طرف سے ماہنامہ خالد جنوری 1988 میں شائع ہوا جس کے مطابق، مجلس خدام الاحمدیہ کی پچاس سالہ گولڈن جوبلی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے طور پر قیادت خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور کی طرف سے سو خالد، سو تشحیذ الاذہان اور قیادت دارالذکر لاہور کی طرف سے پچاس خالد اور پچاس تشحیذ الاذہان، اور قیادت خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی طرف سو خالد، سو تشحیذ الاذہان نادار اور مستحقین کے نام مفت ایک سال تک جاری کئے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اسی طرح مجلس وحدت کالونی کی طرف سے بھی پچاس خالد اور پچاس تشحیذ الاذہان ایک سال کے لئے مستحقین کے نام مفت جاری کرایا گیا تھا۔

اس سال مکرم و محترم محمود احمد صاحب بنگالی صدر مجلس اور نائب صدر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے عہدیداران ضلع لاہور کے ساتھ متعدد تربیتی اجلاسات کئے اور ان کے اندر اپنے ولولہ انگیز خطابات کے باعث جذبہ خدمت دین کو ایک نیا جنون عطا کیا۔

خدام الاحمدیہ کے اندر سائق اور حزب بندی کا نظام ایک ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، حلقہ، مجلس اور ضلع میں اس نظام کے مؤثر ہونے کے باعث تربیتی معیار یقینی طور پر بلند ہوتا ہے اور اس سال لاہور میں متعدد ایسے پروگرام ہوئے جن میں صرف زعماء حلقہ جات اور سائقین کو ہی بلایا جاتا رہا اور یہ سب کچھ مرکزی ہدایت کے مطابق تھا۔ اس حوالے سے دو بڑے پروگرام ماہ جنوری اور جون 1988ء میں لاہور میں ہوئے ان دونوں کی صدارت محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کی اور اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ اسی طرح ایک پروگرام جولائی 1988ء کو بعد نماز مغرب دارالذکر میں منعقد ہوا جس میں مکرم و محترم حافظ مظفر احمد صاحب، نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے شرکت کی اور لاہور کے عہدیداران سے خطاب کیا اسی سال صحبت صالحین اور ضلعی جلسہ سیرت النبی ﷺ دارالذکر میں منعقد ہوئے اول الذکر پروگرام میں جرمنی کے امیر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔ دوسرے پروگرام کے مہمان خصوصی مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان تھے۔

1988ء کی ایک اہم بات یہ تھی کہ اس سال دو مرتبہ لاہور میں قائدین اضلاع و علاقہ پنجاب کے اجلاسات منعقد ہوئے تھے جن کی صدارت محترم محمود احمد صاحب بنگالی صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کی تھی یہ اجلاس جنوری اور جولائی کے مہینوں میں منعقد ہوئے تھے۔

مالی قربانی کا موقع آیا تو اس میں بھی خدام لاہور پیش پیش رہے۔ ایوان محمود میں اچانک آگ لگ جانے کے باعث بہت نقصان ہوا اس موقع پر محض اللہ تعالیٰ کی توفیق کے باعث ضلع لاہور کو فی الفور ایک لاکھ روپے نقد محترم صدر مجلس کی خدمت میں پیش کر دئے گئے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس موقع پر قائدین مجالس کا جذبہ بہت مثالی تھا اور وہ سب ایوان محمود کی جلد تعمیر کیلئے بے چین نظر آتے تھے جن جن مجالس کو جو جو ٹارگٹ دئے گئے وہ سب بروقت پورے کئے گئے تھے۔

سالانہ اجتماع ضلع

گولڈن جوبلی سال کا سالانہ تربیتی اجتماع ضلع لاہور۔ 23 ستمبر کو دارالذکر میں منعقد ہوا تھا۔

صبح ساڑھے نو بجے افتتاحی اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت مکرم رحمت اللہ صاحب مربی سلسلہ دہلی گیٹ نے کی۔ مکرم مربی صاحب نے اپنے خطاب میں بعض ایمان افروز تربیتی واقعات خدام و اطفال کے سامنے بیان کئے۔ بعد ازاں علمی و ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ مکرم مقبول احمد صاحب نور منتظم اعلیٰ ورزشی اور مکرم بشارت احمد صدیقی صاحب علمی مقابلوں کے منتظم اعلیٰ تھے۔ اسی طرح اطفال الاحمدیہ کے معیار کبیر اور معیار صغیر کے علمی و ورزشی مقابلے ہوئے۔ اطفال کے ان مقابلوں میں قائدین مجالس نے منصفین کے فرائض سرانجام دئے تھے ان مقابلوں کے بعد وقفہ برائے طعام و تیاری نماز جمعہ ہوا۔

بعد نماز جمعہ اجتماع کا اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ اس کی صدارت محترم چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ نے کی جبکہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب اور مکرم غلام باری سیف صاحب بھی بحیثیت مہمان خصوصی تشریف فرما تھے۔ مکرم عبدالحلیم طیب صاحب قائم مقام قائد ضلع نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد سوال و جواب کی ایک نشست منعقد ہوئی جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے علاوہ مکرم مولانا بشیر الدین احمد صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس کے بعد مکرم غلام باری سیف صاحب نے خدام و اطفال سے خطاب کیا اور چند سوالات کے جوابات بھی دیئے تھے۔

موسم کی یک دم تبدیلی کے باعث مکرم امیر صاحب ضلع نے انعامات کی تقریب کو مختصر کر دیا اور انفرادی انعامات قائدین مجالس کو دینے کی ہدایت فرمائی اور پھر اسی ہدایت کے مطابق تمام انعامات جملہ قائدین مجالس کو دیئے گئے۔ انعامات مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے تقسیم کئے جبکہ مکرم امیر صاحب ضلع خود انعامات لینے والوں کی فہرست پڑھتے رہے۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب کی درخواست پر مکرم غلام باری سیف صاحب نے اختتامی دعا کرائی اور اس طرح خدام الاحمدیہ کے قیام کے پچاسویں سال کا سالانہ ضلعی اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ بعد میں قائدین مجالس و مجلس عاملہ ضلع کے مرکزی مہمانان صاحبان کے ساتھ یادگاری گروپ تصاویر اتروائی گئی تھیں۔

مکرم محمد مبشر شاہ صاحب

میرے والد سید عباس علی شاہ رضوی کا ذکر خیر

ہمارا آبائی گاؤں عمر کوٹ تحصیل روجھان ضلع راجن پور ہے۔ ہمارے آباء واجداد مشہد ایران سے ہجرت کر کے چھٹی یا ساتویں صدی ہجری میں پاکستان میں آ کر آباد ہوئے۔ شروع میں گڑھی سیداں بڑانی تحصیل کشمور سندھ میں آئے بعد میں ان میں سے ایک حصہ عمر کوٹ میں آ گیا اور یہاں سکونت اختیار کر لی۔

جو بزرگ مشہد ایران سے آئے ان کا نام حضرت میراں شاہ ابدال تھا۔ ان کا شجرہ نسب حضرت امام علی موسیٰ رضا سے ملتا ہے۔ مکرم والد صاحب نے اپنی تصنیف ''فیوض ربانی'' میں مکمل شجرہ نسب صفحہ 17 تا 21 تفصیل سے درج کیا ہے۔ اسی نسبت سے مشہدی رضوی سادات کہلاتے ہیں۔

داداجان

ہمارے داداجان سید مہر علی شاہ رضوی سرکاری ملازم قانون گو تھے۔ ان کی تعیناتی بلوچستان میں مختلف جگہ پر رہی۔ والد صاحب نے میٹرک فورٹ سنڈیمن ہائی سکول کوئٹہ سے 1928ء میں پاس کیا۔ والد صاحب کی طبیعت شروع سے دین کی طرف مائل تھی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں ''جب میں میٹرک میں پڑھتا تھا تو ان ہی دنوں میں دعا کر رہا تھا کہ یا اللہ کریم ہم ایسے زمانہ میں ہیں کہ باوجود تلاش اور تڑپ کے حق کا پتہ نہیں چلتا۔ حضرت امام مہدی کا زمانہ ہمیں میسر ہوتا تو کامل یقین کے ساتھ دین کے احکام پر عمل کر سکتے ان دنوں خواب میں دیکھا قل جاء الحق...... (فیوض ربانی ص 107)

ایک اور خواب ان ہی دنوں دیکھا جو تفصیل سے اپنی کتاب فیوض ربانی میں درج ہے۔ اس خواب میں آپ نے موجودہ ربوہ کی جگہ اور حضرت مصلح موعود کو دیکھا۔ یہ خواب تفصیل سے بشارات رحمانیہ جلد اول اور سلسلہ کی دوسری کتب میں چھپ چکا ہے۔

میٹرک کے بعد داداجان نے اباجان کو سب اوورسیئر کلاس سکھر انجینئرنگ کالج میں داخلہ دلوایا۔ دینی خیالات اور خوابوں کے ذریعہ احمدیت کی طرف توجہ ہوئی۔ اسی دوران قادیان جلسہ پر بھی گئے حضرت مصلح موعود سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور اسی سال 1929ء میں ہی خلیفہ ثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ اس طرح اپنے گاؤں میں اور اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت کو قبول کرنے کی سعادت پائی۔ بتایا کرتے تھے قبول احمدیت کے بعد دعوت الی اللہ کرنے کا جوش تھا۔ سکھر ہوسٹل میں قیام کے دوران درثمین اونچی آواز سے پڑھتا تھا۔

ادھر جب گاؤں میں والد صاحب کے قبول احمدیت کی خبر پہنچی تو تمام عزیز و اقارب خلاف ہو گئے۔ چنانچہ جب والد صاحب گاؤں پہنچے تو داداجان نے ان سے چند سوالات پوچھے اور کہا کہ ان کے جوابات اب تمہارے عقیدہ کے مطابق کیا ہیں۔ والد صاحب نے ان کے جوابات احمدیت کی تعلیم کے مطابق دیئے۔ جس پر داداجان نے کہا کہ میرا تم سے تعلق ختم ہو چکا ہے اور والد صاحب کو کچھ رقم کرایہ وغیرہ کے لئے دی اور خدا حافظ کہہ دیا۔ اس کے بعد والد صاحب نے زیادہ وقت سندھ میں سرکاری ملازمت بعد میں احمدیہ سٹیٹس پر گزارا۔

اس طرح سندھ کے بیشتر علاقوں میں احمدیت کی اشاعت کی توفیق پائی۔

سندھ قیام کے دوران حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مرحوم سے بھی تعارف حاصل ہوا۔ ان کی نیکی اور تقویٰ سے والد صاحب بہت متاثر ہوئے۔ چنانچہ بعد میں ان کی بڑی بیٹی امۃ الحفیظ صاحبہ بقاپوری (ہماری والدہ) سے 1939ء میں ان کی شادی قادیان میں ہوئی۔

والد صاحب دو ہی بھائی تھے۔ ابھی آٹھ نو سال کے ہوں گے کہ والدہ فوت ہو گئیں دوسرا بھائی ابھی شیر خوار تھا۔ ہمارے چچا جان نے بھی بعد میں بیعت کر لی تھی لیکن وہ ساری عمر گاؤں میں رہے۔

اباجان نے مستقل کسی جگہ ملازمت نہ کی۔ انجینئرنگ کی تعلیم بھی ادھوری رہ گئی۔ شروع میں پولیس میں بھی بھرتی ہوئے لیکن ملازمت پسند نہ آئی۔ بعد میں نہری پٹواری تعیناتی ہوئی اور نواب شاہ میں تعینات رہے۔ اسی دوران آپ کی ملاقات حاجی محمد مقیم صاحب ڈاہری رئیس باندھی سے ہوئی۔ محترم حاجی صاحب سے کار سرکار کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ اسی طرح گفتگو کرتے کرتے کافی دیر ہو گئی۔ یہاں تک کہ کھانے کا وقت ہو گیا۔ تو وڈیرہ حاجی محمد مقیم صاحب رئیس نے کہا شاہ صاحب نہ تو آپ میں دوسرے پٹواریوں کی طرح لین دین کی عادات ہیں اور نہ ہی آپ نے کبھی کسی طرح کا کبھی کوئی مطالبہ کیا ہے تو چلیں آج ہمارے ساتھ کھانے میں تو شریک ہو جائیں۔ اس پر والد صاحب نے کہا کہ میرا تو آج روزہ ہے۔ چونکہ یہ رمضان شریف کے دن نہ تھے۔ اس لئے حاجی صاحب کے لئے یہ بات بڑی حیران کن تھی۔ والد صاحب نے بتایا میں نے روزہ اپنے خلیفہ وقت کے فرمان کے مطابق رکھا ہے۔

یہ سن کر حاجی صاحب بہت متاثر ہوئے اور فرمایا کہ عین جوانی میں سید خاندان سے تعلق اور **باریش ہیں نیز سر پر پگڑی بھی باندھتے ہیں اور روزہ دار بھی۔ تو ضرور احمدیت سچی ہے اور میں بھی آج سے احمدی ہوں** اور حصار احمدیت میں داخل ہو گئے۔

حاجی محمد مقیم صاحب ڈاہری مرحوم کی دو بیویاں تھیں۔ ایک میں سے عبداللہ خان صاحب ڈاہری اور عبدالقادر خان صاحب ڈاہری ہیں چونکہ یہ دونوں بھائی ابھی چھوٹے ہی تھے کہ حاجی محمد مقیم صاحب انتقال فرما گئے والد صاحب اکثر ان کی خبر گیری کرتے رہتے تھے اور نواب شاہ اور باندھی ان سے ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔ چونکہ والد صاحب سندھی زبان بھی روانی سے بول لیتے تھے اس لئے دونوں بھائی مل کر بہت خوش ہوتے اور خوب حال احوال کرتے۔ مجھے یاد ہے عبداللہ خان صاحب ڈاہری لاہور یا ربوہ آتے تو والد صاحب سے ضرور ملتے۔ اباجان کی عزت اپنے والد جیسی کرتے۔

میں بھی ایک سے زیادہ بار باندھی اور نواب شاہ گیا اور مرحوم عبداللہ خان صاحب ڈاہری رئیس باندھی سے ملا اور وہیں ان کے مہمان خانہ میں قیام کیا۔ تو انہوں نے مجھے بتایا کہ پچھلی دفعہ شاہ صاحب (والد مرحوم) آئے تو ہمارے نوکروں نے آپس میں صلاح کر کے پروگرام بنایا کہ شاہ صاحب کو درخواست کریں گے کہ وہ مجھے عبداللہ خان سے کہیں کہ ہماری تنخواہ بڑھائیں۔ اس پر والد صاحب نے عبداللہ خان صاحب سے کہا کہ ان کی تنخواہ بڑھا دیں۔ چونکہ اب شاہ صاحب کا فرمان تھا اور مجھ میں انکار کی گنجائش نہ تھی۔ اس لئے مجھے ان کی بات ماننی پڑی۔ ورنہ نوکروں کی کیا مجال کہ ایسی بات کرتے۔ دونوں بھائیوں کی شادی کے بارے میں بھی والد صاحب کا مشورہ اور راہنمائی شامل تھی۔

پاکستان بننے کے بعد والد صاحب پھر عمر کوٹ گاؤں میں آ گئے اب تک رشتہ داروں کی سخت مخالفت کافی کم ہو گئی تھی۔ یہاں کچھ ملکیتی زرعی زمین بھی تھی۔ داداجان 1944ء میں فوت ہو گئے۔ والد صاحب نے زرعی رقبہ پر توجہ دی اسے آباد کیا اور بعد میں محکمہ ہائی وے میں بطور روڈ انسپکٹر ملازمت بھی کر لی۔ یہاں بھی والد صاحب نے اپنے رشتہ داروں اور دوسرے گاؤں والوں کو میٹ اور بیلدار بھرتی کروایا۔ والدہ صاحبہ نے گھر میں ہی گورنمنٹ پرائمری سکول منظور کروایا اور حویلی والے عزیز رشتہ دار اور گاؤں کی بچیاں پڑھنے لگیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے نافع الناس وجود بنایا۔ ہماری والدہ زمین کا ملکیتی حصہ فروخت کرنے کے لئے گاؤں گئیں تو تمام بچیاں جو اس وقت ان سے پڑھیں ملنے آئیں کئی ان میں سے تعلیم مکمل کر کے استانیاں بن کر اب اور سکولوں میں پڑھا رہی ہیں۔

چونکہ گاؤں میں ہائی سکول نہ تھا اور والد صاحب نے دیکھا کہ یہاں ہماری تعلیم و تربیت ٹھیک طریقہ سے نہ ہو سکے گی تو 1958ء میں ہم سب ربوہ آ گئے۔ اس وقت ہم تین بہن بھائی تھے۔ ایک بہن مجھ سے دو سال بڑی اور دوسری تقریباً دس سال چھوٹی ہے۔ ربوہ میں نانا جان مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اور نانی جان کوارٹر نمبر 8 صدر انجمن احمدیہ میں مقیم تھے۔ لہٰذا ان کے ساتھ ہی کافی عرصہ رہے۔ والدہ صاحبہ نے بھی اپنے والدین کی خدمت کی توفیق پائی۔ ہم نانا جان کی زیر تربیت رہے اور ان کے بابرکت وجود سے فائدہ اٹھایا اور ان کی راہنمائی حاصل رہی۔

والد صاحب کو اسی دوران نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں بطور کلرک ملازمت مل گئی اور تقریباً دس سال ملازمت کی۔ تعیناتی کے دوران فارغ اوقات میں ٹیوشن بھی پڑھاتے رہے۔ مکرم مرزا مغفور احمد صاحب برادر اکبر خلیفۃ المسیح الخامس بھی سکول میں باقاعدہ داخل ہونے سے پہلے گھر پر ہی والد صاحب سے پڑھتے رہے۔ بعد میں میاں صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول میں میرے کلاس فیلو رہے۔

احمدیہ سٹیٹس سندھ میں قیام کے دوران اور بعد میں حضرت مصلح موعود سے قریبی تعلق تھا۔ شروع میں جب گاؤں سے ربوہ آئے تو میں اور والد صاحب حضرت مصلح موعود سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ پرانی قصر خلافت کی بلڈنگ میں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر حضور کے لئے ملاقات کا کمرہ تھا۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔ ملاقات کے لئے غالباً 3 یا 5 منٹ کا وقت ہوتا تھا۔ اس کے بعد گھنٹی بج جاتی تھی۔ اباجان اور حضور میں ملاقات جاری تھی اور حضور سب کا حال احوال پوچھ رہے تھے۔ چونکہ ملاقات لمبی ہو گئی تھی اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بھی بار بار گھنٹی بجا رہے تھے یہاں تک کہ حضور کو کہنا پڑا کہ رک جائیں مزید گھنٹی نہ بجائیں۔ تقریباً 20 منٹ سے زائد ملاقات جاری رہی پھر حضور نے دعا فرمائی اور مجھے اپنے سینے سے لگایا اور سر پر دست شفقت رکھا۔

اسی طرح ایک دفعہ بیت مبارک میں عید کے موقع پر حضرت مصلح موعود سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ میں بھی والد صاحب کے ساتھ تھا۔ اس وقت بھی حضور نے حال احوال پوچھا اور ہمارے چچا جان کا بھی دریافت فرمایا میں نے والد صاحب سے دریافت کیا کہ حضور ان کا بھی ہر دفعہ کیوں پوچھتے ہیں تو والد صاحب نے بتایا کہ جن دنوں میں احمدیہ سٹیٹس پر سندھ تھا تو ایک دفعہ میرے بھائی عبدالحق شاہ بھی وہاں میرے ساتھ قیام پذیر تھے۔ ان ہی دنوں حضرت مصلح موعود تشریف لائے ہوئے تھے

باقی صفحہ 4 پر

مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب

جماعت احمدیہ کا ایک روشن ستارہ

مکرم نصیر احمد انجم صاحب استاد جامعہ احمدیہ

ہم 1981ء میں اکٹھے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جامعہ کے سات سال میں برادرم نصیر احمد انجم صاحب ہماری کلاس میں ہمیشہ اول رہے۔ ہم کلاس فیلو بھی رہے، ہوسٹل میں روم میٹ بھی رہے اور دوستی کا ایسا تعلق کہ کبھی اس میں رخنہ نہیں آیا۔ پوزیشن لینے والے طلباء میں بسا اوقات مسابقت ایک ایسی دوڑ میں بدل جاتی ہے جو حسد اور جلن پر منتج ہوتی ہے مگر ہمارے درمیان اس نحوست نے کبھی راہ نہیں پائی۔ وہ صرف پڑھائی میں ہی اول نہ آتے تھے بلکہ کیا تقریر کیا تحریر ہر مقابلہ میں وہ اعلیٰ پوزیشن لیتے تھے اور شاندار تعلیمی کیرئیر کے ساتھ ساتھ کھیل کے میدان کے بھی شاہسوار تھے طبیعت مرنجاں مرنج تھی۔ اپنے لطیفوں اور چٹکلوں سے محفل کو کشت زعفران بنا دیتے تھے۔ مطالعہ کا ان کو بہت شوق تھا غیر نصابی کتب بکثرت مطالعہ میں رہتی تھیں ان کی کتاب دوستی نے مجھے بھی مطالعہ کی ترغیب دی اور متعدد کتب جو اردو ادب، ناول، اشعار وغیرہ کی ان کے مطالعے میں رہتیں خاکسار بھی ان سے لے کر پڑھتا تھا۔

زمانہ طالبعلمی کے ان ایام میں ہم اردو ادب کی بعض کتب ایک دوسرے سے لے کر پڑھتے تھے اور ان کتب میں استعمال ہونے والے محاورے اور نئے الفاظ اپنی گفتگو میں استعمال کرتے تھے۔ ایک دن ٹک شاپ سے آتے ہوئے ہم دونوں بعض ثقیل الفاظ اور محاروں کا بے محابا استعمال کرتے خوش گپیاں کرتے آرہے تھے۔ سینئر کلاس کے بعض طلباء نے ہماری گفتگو سنی تو حیرت سے ہمارے منہ تکنے لگے کہ مقفّٰی مسجع جملے بے دھڑک بولتے جارہے ہیں۔

ہم جب روم میٹ تھے ہم میں سے جو کوئی چھٹی پر اپنے گھر جاتا واپس آکر اس سفر کی پوری روداد سناتا اور ہماری یہ شیئرنگ آخر تک جاری رہی۔ ایک دفعہ خاکسار اپنے گاؤں سے واپس آیا۔ ناصر ہوسٹل کے گیٹ پر کئی طلباء سے ملاقات ہوئی نصیر انجم صاحب بھی وہیں گیٹ پر ملے اور میرے ساتھ ہی کمرے میں آگئے اور مجھے کہنے لگے تم دوران سفر سگریٹ پیتے رہے ہو۔ میں نے کہا نہیں ہرگز نہیں کہنے لگے تمہارے کپڑوں سے سگریٹ کی بو آرہی ہے۔ میں نے بتایا کہ سرگودھا سے ربوہ تک میں جس بس پر سوار تھا۔ اس میں میری دونوں طرف والے مسافر مسلسل سگریٹ پی رہے تھے ان کے دھوئیں کی بو میرے کپڑوں میں ہوگی وہ فوراً سمجھ گئے۔ اس سے جہاں ان کے حسن ظن اور دوست پر اعتماد کا پتہ چلتا ہے۔ ان کی سمجھداری بھی عیاں ہوتی ہے کہ یہ بات انہوں نے مجھ سے سب کے سامنے نہیں پوچھی کہ میں شرمندہ نہ ہوں۔

برادرم نصیر انجم صاحب میں بناوٹ اور تکبر کا شائبہ تک نہ تھا باوجود اتنی قابلیت اور بڑی بڑی کامیابیوں کے ان کے رویے اور انداز میں کبھی فرق نہیں پڑا وہ طلباء کی مجلس علمی کے صدر بھی بنے ان کے اس عرصہ میں ایک سہ روزہ سیمینار ہوا جس میں وہ سٹیج سیکرٹری تھے۔ سیمینار میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی سیرت پر تین دن تقاریر ہوئیں خاندان حضرت مسیح موعود کے بزرگ افراد حضور کے صاحبزادے و دیگر معززین تشریف لائے۔ اس انتہائی اہم پروگرام میں نصیر انجم صاحب کی اپنی بھی تقریر تھی۔ سٹیج سے پروگرام کا جب بھی اعلان کرتے اپنا نام لئے بغیر صرف اس قدر اس تقریر کا ذکر کرتے کہ فلاں موضوع پر بھی ایک تقریر ہوگی اور سامعین کو اس وقت اس مقرر کا علم ہوا جب وہ سٹیج پر تقریر کرنے آیا کہ وہ خود نصیر انجم صاحب ہی تھے۔

ان کا تعلق اور دوستی ہر طبقے سے تھی کوئی گروپ یا طبقہ ایسا نہیں تھا جن سے ان کی نہ بنتی ہو یا جو انہیں ناپسندیدہ شخصیت سمجھ کر ان سے احتراز کرتا ہو بلکہ ہر طبقہ میں وہ یکساں مقبول اور ہر دل عزیز تھے۔ ہماری کلاس کے وہ سیکرٹری بھی رہے ہم درجہ خامسہ میں تھے کہ مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب پرنسپل جامعہ نے ہماری کلاس کو ہائیکنگ پر جانے کی اجازت اس شرط پر دی کہ میں ترجمہ قرآن کا امتحان لوں گا 90 فیصد سے زیادہ سب نے نمبر لئے تو ہائیکنگ پر جانے کی اجازت ہوگی۔ شکر ہے ہمیں اجازت مل گئی۔ محترم پرنسپل صاحب نے خاکسار کو نگران بنا دیا چنانچہ پروگرام کے مطابق ہم ہائیکنگ پر روانہ ہوئے خاکسار نے مختلف شعبہ جات اپنے ساتھی طلباء میں تقسیم کئے مکرم نصیر احمد انجم صاحب کو شعبہ مال کا انچارج اور خزانچی بنایا سارے سفر میں انہوں نے اس ڈیوٹی کو پوری فرض شناسی سے ادا کیا۔ اس سفر میں خاکسار نے مکرم نصیر انجم صاحب کی اطاعت اور تعاون کی روح کو دیکھا باوجودیکہ وہ مجھ سے زیادہ قابل تھے مگر ان کی اطاعت اور تعاون میں کوئی فرق نہیں پڑا ہماری پہلی منزل ڈاڈر تھی رات وہاں قیام کیا ہم نے ڈاڈر سے عربی میں خط لکھا جس میں اپنے سفر اور خیریت سے پہلی منزل پر پہنچنے کے متعلق مکرم پرنسپل صاحب کو مطلع کیا یہ خط اگرچہ مشترکہ کوشش تھی مگر نصیر انجم صاحب کی ہینڈ رائیٹنگ چونکہ بہت اچھی تھی اس لئے یہ خط انہوں نے تحریر کیا۔ خاکسار تو اپنی کاپیوں پر بھی ان سے اپنا نام لکھوایا کرتا تھا۔ جولائی 1988ء میں ہم جامعہ سے فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں گئے۔ خط و کتابت کے ذریعہ ہمارا مسلسل رابطہ رہا۔ دو سال میدان عمل میں خدمت کے بعد ہم دونوں کی جامعہ میں پڑھانے اور تخصص کرنے کیلئے منظوری ہوئی۔ ستمبر 1990ء سے ہم نے دوران تخصص جامعہ میں پڑھانا شروع کیا۔ اس دوران متعدد سفر اور دورے مل کر کئے۔ تحریک جدید کے تحت کئی سفروں میں نصیر انجم صاحب ہم سفر رہے وہ بہت اچھے مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ مجالس سوال و جواب میں بڑی مہارت سے سوالوں کے جواب دیتے ان کے جواب مدلل و مسکت ہوتے جن کا حاضرین پر گہرا اثر ہوتا۔ پکنک کے مختلف پروگراموں میں وہ مزاحیہ پروگراموں کے آرگنائزر ہوتے۔ لطیفے اور شعران کو سننے بھی آتے تھے اور سنانے بھی۔ مجلس میں اگر کسی کے چٹکلے کا وہ نشانہ بن جاتے جس سے مجلس محظوظ ہوتی تو اسے برا منانے کی بجائے اس سے خود بھی لطف اندوز ہوتے۔

خدا تعالیٰ ہر لمحہ اس کے درجات بلند کرتا جائے اور اس کی ساری خدمات قبول فرمائے اور ان کی بہترین جزا اسے دے۔

خاکسار ان کی وفات کے چند دن بعد امریکہ اور پھر انگلستان کے سفر پر روانہ ہوا۔ بہت سارے دوستوں نے ان کی وفات پر تعزیت کی لندن میں استاذی المکرّم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن نے خاکسار سے تعزیت کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جس قدر دوست احباب نے نصیر انجم صاحب کی وفات پر تعزیتی خط لکھے انہوں نے کسی کی وفات پر اس کثرت سے خطوط کا سلسلہ نہیں دیکھا ان کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں ان کا ذکر فرمایا۔ جس میں ان کی خلافت سے محبت، وفا اور سلسلہ کا مخلص خادم ہونے کا ذکر خیر فرمایا۔ بلاشبہ نصیر انجم دنیائے احمدیت کا ایک روشن ستارہ تھا جو ڈوب گیا۔ ع

بلانے والا ہے سب سے پیارا

بقیہ از صفحہ 3: عباس علی رضوی

بقیہ از صفحہ 3

اور چچا جان نے وہاں دیکھ بھال اور نگرانی کے لئے اپنے ساتھ سندھیوں کو ملا کر اپنا ایک گروپ بنالیا تھا اور یہ گھوڑ سواروں کا ایک جتھہ مشہور ہو گیا اور اس طرح وہاں اپنا رعب اور دبدبہ قائم کیا۔

ہم بہن بھائیوں کو بھی سکول کے بعد پڑھاتے۔ اطفال کے پروگرام میں شامل کرواتے۔ بلکہ کچھ عرصہ مربی اطفال بھی رہے اور ربوہ نصرت گرلز سکول کی سروس کے بعد تھوڑا عرصہ انسپکٹر نظارت مال کے طور پر بھی کام کیا۔

کثرت مطالعہ کا شوق تھا ربوہ قیام کے دوران پہلے پرائیویٹ FA پھر بی اے اور جب تعلیم الاسلام کالج میں عربی کلاس شروع ہوئی تو ایم اے پاس کیا۔ ایک دفعہ میں سخت بیمار ہو گیا یہاں تک کہ مجھے کوئی ہوش و حواس نہ تھے لیکن مجھے اتنا یاد ہے والد صاحب گڑگڑا کر دعا کرتے اور زور زور سے حضرت مسیح موعود کا یہ شعر پڑھتے تھے اور وہ میرے کانوں میں گونجتا تھا۔

دن چڑھا ہے دشمنان دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بیقرار

آخر رب کریم نے ان کی گریہ وزاری سنی اور مجھے کامل شفاء عطا فرمائی۔

ان کی دعاؤں اور محنت کے طفیل ہم سب بہن بھائیوں کی تعلیم مکمل ہوئی میں نے انجینئرنگ کی تعلیم مکمل کر کے سرکاری ملازمت اختیار کی پنجاب کے مختلف شہروں میں تعیناتی کے دوران جماعتی خدمت کی توفیق بھی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بیشمار فضلوں سے نوازا۔ ہم سب اپنے بچوں کے ساتھ الحمد للہ خوش و خرم زندگی گزار رہے ہیں۔

والد صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔

زندگی میں جن مشکل حالات سے گزرنا پڑا ان کے تصور سے ہی گھبراہٹ ہوتی ہے اور ہر قدم پر حضرت اقدس کے اس شعر کو حسب حال پاتا ہوں۔

میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

(فیوض ربانی)

87 سال کی عمر میں مارچ 1996ء میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے نیک کاموں کی تقلید کی توفیق دے۔ ہماری اولادوں کو احمدیت پر ثابت قدم رکھے اور خلافت کی برکت سے فائدہ اٹھانے کی توفیق پاتے رہیں۔ ع

خدا رحمت کنند ایں عاشقان پاک طینت را

رب کائنات پر توکل

حضرت مسیح موعود کی خدمت میں کسی شریر کی نسبت اطلاع پہنچی کہ وہ حضور کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ اس پر آپ نے پر جلال انداز میں فرمایا:۔

’’ہم اس بات سے کب ڈرتے ہیں بلکہ ہم خوش ہیں کہ وہ ایسا کرے کیونکہ ایسے ہی موقعہ پر اللہ تعالیٰ ہمارے لئے نشانات دکھلاتا ہے۔ ہم خوب دیکھ چکے ہیں کہ جب کبھی کسی دشمن نے ہمارے ساتھ بدی کے واسطے منصوبہ کیا خدا تعالیٰ نے ہمیشہ اس میں سے ایک نشان ہماری تائید میں ظاہر فرمایا ہمارا بھروسہ خدا پر ہے انسان کچھ چیز نہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 62)

محترمہ مدیحہ جہانزیب صاحبہ

بٹیروں کی ہجرت اور آمدورفت کے راستے

یہ ملنسار پرندہ تمام سردیاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ گھاٹیوں میں رہتا ہے

دنیا کے بہت سے خطوں میں مختلف پرندے موسموں کے حساب سے نقل وحرکت کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ کے دور میں ان کی خاص اہمیت تھی۔ دشت سیناء میں حضرت موسیٰؑ کی قوم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے آسمانی رزق کے طور پر بٹیر عطا کیے گئے تھے۔ اس مضمون میں بٹیروں کی آمدورفت کے راستوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں قوم موسیٰؑ کو من و سلوٰی دیئے جانے کا ذکر اس طرح ہے۔"اور ہم نے تم پر بادلوں کا سایہ کیا اور تمہارے لیے منّ اور سلوٰی اتارے۔ (اور کہا کہ) ان پاک چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں کھاؤ۔ اور انہوں نے (نافرمانی کرکے) ہمارا نقصان نہیں کیا بلکہ وہ اپنا ہی نقصان کررہے تھے۔" (سورۃ البقرہ)

حضرت مصلح موعود نے تفسیر کبیر میں اس کی یہ وضاحت فرمائی:

سلوٰی کے معنی ہیں شہد۔ ہر وہ چیز جو تسلّی کا موجب ہو۔ بٹیر کی مانند سفید پرندے (مفرد سلواۃ آتا ہے)۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سلوٰی گوشت کو کہتے ہیں اور اس کی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ جب گوشت دستر خوان پر آئے تو یہ باقی سالنوں کی جگہ کافی ہوجاتا ہے اور دوسرے سالنوں کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ (اقرب)۔

مفردات میں ہے کہ سلوٰی کے اصل معنی تو اس چیز کے ہیں جو انسان کو تسلّی دے۔ چنانچہ سلیت عن کذا کے معنی ہیں کہ میں فلاں مرغوب چیز کو بھول گیا اور دل میں اس کی خواہش کو سلوٰی کہا ہے۔ وہ اس لیے ہے کہ گوشت کے ملنے کی وجہ سے دوسرے سالنوں کی طرف رغبت نہیں رہتی۔

اسلامی انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے جب بنی اسرائیل مصر سے نکل کر وادئ سیناء میں آئے تو اللہ تعالیٰ نے یہی دو چیزیں (منّ وسلوٰی) ان کو بطور غذا مرحمت فرمائی تھیں۔ سلوٰی سے وہ پرندے مراد ہیں جنہیں سیلانی پرندے کہا جاتا ہے اور جو موسم سرما میں گرم خطوں اور موسم گرما میں سرد خطوں میں چلے جاتے ہیں۔ یہ پرندے بحر الکاہل کے کنارے کنارے ہزاروں میل کا سفر کرتے ہیں اور بہت سے تھک کر زمین پر گر پڑتے ہیں۔ یہ بنی اسرائیل کے لیے نعمت غیر مترقبہ تھے۔

(اسلامی انسائیکلوپیڈیا، سید قاسم محمود، شاہکار بک فاؤنڈیشن، صفحہ نمبر 1385)

بائیبل کا بیان

بائیبل یعنی تورات میں سلوٰی کے متعلق یہ بیان ہے کہ:۔ اور خداوند نے موسیٰؑ سے کہا۔ میں نے بنی اسرائیل کا بڑبڑانا سن لیا ہے۔ سو تو ان سے کہہ دے کہ شام کو تم گوشت کھاؤ گے اور صبح کو تم روٹی سے سیر ہوگے اور تم جان لوگے کہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں۔ اور یوں ہوا کہ شام کو اتنی بٹیریں آئیں کہ ان کی خیمہ گاہ کو ڈھانک لیا اور صبح کو خیمہ گاہ کے آس پاس اوس پڑی ہوئی تھی۔

(خروج باب 16 آیت 11 تا 13)

اور خداوند کی طرف سے ایک آندھی چلی اور سمندر سے بٹیریں اڑا لائی اور ان کو لشکر گاہ کے برابر اور اس کے گردا گرد ایک دن کی راہ تک دوسری طرف زمین سے قریباً دو دو ہاتھ اوپر ڈال دیا۔ اور لوگوں نے اٹھ کر اس سارے دن اور اس ساری رات اور اس کے دوسرے دن بھی بٹیریں جمع کیں اور جس نے کم سے کم جمع کی تھیں اس کے پاس بھی دس خومر کے برابر جمع ہوگئیں اور انہوں نے اپنے لیے لشکر گاہ کی چاروں طرف ان کو پھیلا دیا۔

(گنتی باب 32-11/31)

بٹیروں کی عادات

بہار میں بٹیروں کی آواز سنی جاسکتی ہے یہ پرندے اکثر فصلوں میں شور مچاتے جاتے ہیں، لیکن اپنی فطرت میں یہ غیر معمولی طور پر خفیہ پرندہ ہے اور اپنی ذات کے مشاہدہ کے لیے دوسروں کو کوئی خاص موقع نہیں دیتے۔ جب یہ اڑتے ہیں تو ان کی اڑان سیدھی ہوتی ہے لیکن کم فاصلے کے لیے، پھر 100 سے 200 میٹر جانے کے بعد ایک دم واپس فصلوں میں آجاتے ہیں۔ یہ پرندے گھاٹیوں میں جمع نہیں ہوتے اور ایک یا زیادہ سے زیادہ دو کی تعداد میں اکیلے اکیلے بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ زیادہ رات کو سفر کرنے پر یقین رکھتے ہیں۔

یہ ملنسار پرندہ ہے اور تمام سردیاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ گھاٹیوں میں رہتا ہے۔ دن کے وقت وہ ناکارہ بیجوں، دانوں، Plant lice, grass hoppers اور دوسرے کیڑوں کی تلاش میں نکلتا ہے، اور ان چند پرندوں میں سے ہے جو کیڑوں کی یہ اقسام کھاتے ہیں۔

("Birds of Pakistan" T.J.Roberts. Vol.1)

نقل وحرکت

ان کی نقل وحرکت کے بارے میں مندرجہ ذیل بعض دلچسپ حقائق ملاحظہ ہوں۔

شمالی کوہ ہمالیہ کے علاقے جن میں گلگت اور چترال کے علاقے بھی شامل ہیں، بہار اور خزاں میں ان کے باقاعدہ راستے کو نوٹ کیا گیا ہے۔ اور ان میں سے کچھ ایسے پرندے ہوتے ہیں جو کہ نسبتاً کھلی وادیوں میں اپنی نسل بڑھانے کے لئے ٹھہرتے ہیں اس کے علاوہ ان کا اس سے ملتا جلتا، واضح اور دوہرا راستہ ہے (I) جو کہ بہار اور خزاں میں دریائے سندھ کے پورے میدان پر مشتمل ہے۔ (II) شمال مغربی سفر ان پرندوں کو سردیاں گزارنے کے لئے ایک بڑا راستہ فراہم کرتا ہے جو کہ برصغیر پاک وہند پر پھیلا ہوا ہے۔

خزاں کے موسم میں یہ اگست کے آخر میں سفر شروع کرتے ہیں اور بہت زیادہ تعداد میں ہوتے ہیں۔ ستمبر کے مہینے میں پنجاب کی فصلوں میں اور اکتوبر کے شروع میں سندھ کے زیریں علاقوں میں یہ لاتعداد ہوتے ہیں۔ ان کی واپسی کا سفر اپریل کے آخر میں شروع ہوتا ہے اور مئی تک جاری رہتا ہے۔

ہجرت کرنے والی بہت سی بٹیریں کمزور حالات میں بھی کراچی کے ساحل کے ساتھ اور ڈیلٹا کے ریتلے جزیروں میں ستمبر کے آخر سے لے کر اکتوبر تک چلی جاتی ہیں۔

یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ ان پرندوں کی قابل ذکر حرکات مشرقی ومغربی ساحل کے ساتھ ساتھ ہوتی ہیں۔

اس طرح جن راستوں پر یہ جاتی ہیں، ان راستوں پر یہ عام پرندوں کی طرح جاتی دکھائی دیتی ہیں یا پھر دو، دو اور تین تین ہو کر قابل کاشت علاقوں (جن کو یہ ترجیح دیتی ہیں) میں دکھائی دیتی ہیں یا پھر کسی غیر آباد علاقے یا کھلے صحرا میں ہوتی ہیں۔

کچھ بٹیریں بہار میں واپسی کے راستے پر نسل بڑھانے کے لئے ٹھہرتی ہیں اور ان کے گھونسلے سندھ، پنجاب اور بلوچستان میں پائے گئے ہیں۔

شمالی ہنزہ میں سوسٹ Sust کے علاقے میں جولائی کے آخر میں گندم کی فصلوں میں نر بٹیر کی آوازیں سنی گئی ہیں اور مقامی کسانوں نے اس بات کی بھی تصدیق کی ہے کہ یہ جولائی اور اگست میں کھڑی گندم کی فصلوں میں باقاعدگی سے اپنے گھونسلے بناتے تھے۔ (Author ء1987 (obs.,

اس دلچسپ پرندے کی پنجاب اور سندھ کے علاقوں میں سردیوں میں ہجرت کسی حد تک بتدریج مختلف حرکات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اور اگر خوراک کے لئے حالات سازگار ہوں تو پھر پڑاؤ کی طرف بھی ان کا رجحان ہوجاتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان میں سے بہت سے پرندے جو کہ بہار اور خزاں میں ہجرت کرتے ہیں، وہ پرندے ہوتے ہیں جو کہ اپنی نسل مشرقی یورپ اور وسطی ایشیائی روس میں بڑھاتے ہیں (Ibis, ء1941) کرسٹیسن نے بٹیروں کا ایسا ہی راستہ (سفر) مارچ کے شروع اور دوبارہ پھر اگست ستمبر میں چاغی میں نوٹ کیا Whitehead کچھ ایسے بٹیروں کا بھی مشاہدہ کیا جو اپریل اور مئی میں اپنی نسل میں اضافے کے لئے ٹھہر جاتے تھے۔

("Birds of Pakistan" T.J.Roberts. Vol.1)

عام بٹیر یورپ، ایشیا اور افریقہ تک پھیلی ہوئی ہیں اور امریکہ اور نیوزی لینڈ میں بھی متعارف ہو رہی ہیں۔ ان کی بہت بڑی تعداد شمالی افریقہ میں اپنی سردیاں گزارتی ہے اور بہار میں شمال کی طرف ہجرت کرنا شروع کردیتی ہے۔ ان کے یہ گروہ Q.Calls سے پہچانے جاتے ہیں اور شکار کر لئے جاتے ہیں اور بحیرۂ روم کے ساحل کے ساتھ ساتھ پکڑ لئے جاتے ہیں۔

(Everyman's Encyclopaedia, Fourth Edition, London. J.M.Dent & Sons Ltd. Page No. 345)

تجزیہ

مندرجہ بالا پرندوں کی تمام حرکات سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ یہ پرندہ کسی نہ کسی طور ہجرت اور سفر کرتا رہتا ہے، خواہ وہ ہجرت موسم کے لحاظ سے ہو یا مختلف علاقوں سے واپسی کی صورت میں ہو، نسل بڑھانے کے لئے ہو یا گھونسلے بنانے کی لئے یا پھر خوراک کی تلاش میں ہو، ان کی حرکات خاص طور پر شمالاً جنوباً اور کبھی کبھی ساحلی اور ڈیلٹا کے علاقوں میں شرقاً غرباً بھی جاری رہتی ہیں۔ شمالاً جنوباً اور شرقاً غرباً حرکات میں کبھی کبھار تبدیلی موسمی وجوہات کی بناء پر ہوتی ہے، کیونکہ یہ معتدل آب وہوا کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ یہ شدید گرمی میں نسبتاً سرد علاقوں اور شدید سردی میں نسبتاً گرم علاقوں کی طرف جانا پسند کرتے ہیں۔ جیسا کہ پچھلے بیانات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بہت سے لوگوں نے مختلف اوقات میں ان کے روٹس کا مشاہدہ کیا ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اس لئے ان شواہد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خواہ وہ علاقہ ایشیا کا ہو، یورپ کا یا افریقہ کا یہ پرندے اسی انداز سے سفر کرتے رہتے ہیں۔ اور جس طرح ان کے موجودہ اور مستقل راستے معلوم ہوئے ہیں، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ پرندے صدیوں سے انہی راستوں پر سفر کررہے ہیں۔

دشتِ سیناء میں بٹیروں کی موجودگی اور ان کی تعداد

ان پرندوں کی ہجرت، ان کی حرکات اور ان کے مخصوص راستوں کے متعلق پہلے بیان کردیا گیا ہے۔ اب ان پرندوں کی اتنی بڑی تعداد اور دشت سیناء میں موجودگی کے متعلق تفصیل سے بیان کروں گی۔

عام اور اصل بٹیر دشت سیناء میں (جہاں سے

باقی صفحہ 7 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 118323 میں Anwar Ulahad Muhammad

ولد Muhammad Hussain قوم ...... پیشہ انجینئرنگ عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mine Hill ضلع وملک U SA بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-09-2013 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:House 2700 Sqr Ft US$ 360000۔ اس وقت مجھے مبلغ 80000US$ سالانہ بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Anwar Ulahad گواہ شد نمبر 1۔ Naveed Muhammad Ahmaed S/O Ch. Hiddayat Ullah گواہ شد نمبر 2۔ Mohammad Ahamd S/O Mohammad Akram۔

مسل نمبر 118324 میں Abdul Rhman Ghani

ولد Abdul Rashid Ghani قوم ...... پیشہ کمپیوٹر ایڈمن عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Troy ضلع وملک USA بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-01-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:House 2500Sqr. Ft. Troy USA US$ 238000۔ اس وقت مجھے مبلغ 4576US$ ماہوار بصورت IT Service مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Rhman Ghani گواہ شد نمبر 1۔ Perwaiz Khan S/O Mumtaz گواہ شد نمبر 2۔ Nasir Bukhari S/O Dr. Rafique Bukhari۔

مسل نمبر 118325 میں سید حسنین علی

ولد سید عابد علی قوم ...... پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 30 سال بیعت 2013 ساکن Abbeuille ضلع وملک France بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-03-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3000Euro ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سید حسنین علی۔ گواہ شد نمبر 1۔ Naseer Ahmad گواہ شد نمبر 2۔ Shahid S/O Ghulam Rasool Ata Ul Aleem S/O Muhammad Idrees Shahid۔

مسل نمبر 118326 میں نغزۃ الزہرہ

زوجہ سید حسنین علی قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت 2014 ساکن Abbeville ضلع وملک France بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-03-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Jewellery Gold Pakistani Rupee1500000, 2:Haq Mehr Pakistani Rupee 14000۔ اس وقت مجھے مبلغ 200Euro ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ نغزۃ الزہرہ۔ گواہ شد نمبر 1۔ Syed Husnain گواہ شد نمبر 2۔ Ali S/O syed Abid Hussain Ata Ul Aleem S/O Muhammad Idrees Shahid۔

مسل نمبر 118327 میں Bhunnoo Faiq Ahmad

ولد Mushtaq Ahmad Bhunnoo قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ...... ضلع وملک Mauritius بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-03-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 9000 Mauritian Rupee ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Bhunnoo Faiq Ahmed گواہ شد نمبر 1۔ Moostaq Ahmed S/O Mohamad Nassim گواہ شد نمبر 2۔ Saeed Bhunnoo Tavjon S/O Shams Tavjon۔

مسل نمبر 118328 میں Mamoon Ahmad Bhugeloo

ولد Mohamad Ally Jinah Bhugeloo قوم ...... پیشہ ڈرائیور عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Saint Pierre ضلع وملک Mauritius بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-02-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10000 Mauritian Rupee ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mamoon Ahmad گواہ شد نمبر 1۔ Nooruddin Bhugeloo Bhugeloo S/O Mohammed Ally Saf Ullah گواہ شد نمبر 2۔ Jinnah Bhugello S/O Hamid Bashir۔

مسل نمبر 118329 میں Bibi Safia Chitamun

زوجہ Mukkar Ahmad Chitamun قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Phoenix ضلع وملک Mauritius بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03-03-2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:House(1/2) Mauritian Rupee 1500000, 2:House & Plot(1/2) Mauritian Rupee 700000, 3:Plot(1/2) Mauritian Rupee 1000000, 4:Jewellery Gold (1/2) Mauritian Rupee 43164, 5:Haq Mehr Mauritian Rupee 5000۔ اس وقت مجھے مبلغ 52000 Mauritian Rupee ماہوار بصورت Semi Gov. مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Bibi Safia گواہ شد نمبر 1۔ Sharif Ahmad Chitamun Chitamun S/O Abdul Rahim گواہ شد نمبر 2۔ Chtamun Said Chitamun Hamad S/O Chitamun Abdool Rahim۔

مسل نمبر 118330 میں Rassul Saib Farhat

بنت Abdul Hamid Rassul Saib قوم ...... پیشہ پنشنر عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Phoenix ضلع وملک Mauritius بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-10-2012 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5350 Mauritian Rupee ماہوار بصورت Pension مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Rassul Saib Farhat گواہ شد نمبر 1۔ Basharat Naveed S/O Mohammad گواہ شد نمبر 2۔ Khalil Ahmad Anwar Rassul Sahb S/O Abdul Hamid Rassul Saib۔

مسل نمبر 118331 میں Allya Muslun

بنت Moobarack Muslun قوم ...... پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Rose Hill ضلع وملک Mauritius بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-07-2012 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Jewewllery gold 27.2Grams Mauritian rupee 23655۔ اس وقت مجھے مبلغ 13000 Mauritian Rupee ماہوار بصورت Stipend مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Allya Muslun zani S/O گواہ شد نمبر 1۔ Muslun Muslun گواہ شد نمبر 2۔ Muslun Fareed Zinnat Ishuhin S/O Bukhuth Ahmed۔

مسل نمبر 118332 میں Khudurn Mubarak Ahmad

ولد Mamode Aniff Khudurun قوم ...... پیشہ ہنرمند مزدور عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Rose Hill ضلع وملک Mauritius بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-07-2012 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Land 48Toises Mauritius Mauritian Rupee 400000, 2:House Mauritius Mauritian Rupee 500000۔ اس وقت مجھے مبلغ 30000 Mauritian rupee ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Khudurun Mubarak Ahmad گواہ شد نمبر 1۔ Hosany Mohammad Shukat S/O Ibrahim Hosany گواہ شد نمبر 2۔ Feizal Soodharry S/O Hassen Soodharry۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ عالیہ فرحت صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ناصر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کی بیٹی عافیہ فرحت نے ساڑھے چھ سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ عزیزہ کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔ تقریب آمین کے موقع پر مکرم عبدالستار بدر صاحب سیکرٹری مال دارالصدر ربوہ نے عزیزہ سے قرآن کریم سُنا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم مدثر احمد چٹھہ صاحب معلم سلسلہ ٹھروہ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ ٹھروہ ضلع سیالکوٹ کے ایک بچے عطاء الرحمٰن ابن مکرم اصغر علی صاحب عمر 7 سال نے قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 30 جنوری 2015ء کو اس کی تقریب آمین کے موقع پر مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹھروہ نے بچے سے قرآن مجید کے مختلف حصص سنے اور دعا کروائی۔ اس کو قرآن مجید پڑھانے کی سعادت خاکسار کو ملی۔ عزیزم مکرم چوہدری محمد عالم صاحب کا پوتا اور مکرم محمد امین صاحب آف ڈسکہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم راشد محمود صاحب معلم وقف جدید مانگا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں

جماعت احمدیہ مانگا ضلع سیالکوٹ کے دو بچوں سکندر احمد ابن مکرم اللہ رحم وڑائچ صاحب اور اکاش محمود ابن مکرم عبدالستار وڑائچ صاحب نے قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 2 جنوری 2015 کو ان کی تقریب آمین کے موقع پر خاکسار نے قرآن مجید سنا اور دعا مکرم صدر جماعت احمدیہ مانگا نے کروائی۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو ملی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم حفیظ الرحمان صاحب کارکن نظارت مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ ھبۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ ذاکر مسلم بٹ صاحب کو مورخہ 14 فروری 2015ء کو جرمنی میں پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام رمشہ بٹ تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم منیر احمد بٹ صاحب جرمنی کی پوتی اور مکرم ٹھیکیدار چوہدری لطف الرحمان صاحب باب الابواب کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم عامر سلیم صاحب کارکن ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مورخہ 23 فروری 2015ء کو دو بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دانیہ سلیم نام عطا فرمایا ہے۔ اور ازراہِ شفقت وقفِ نو کی تحریک میں بھی شامل فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد سلیم صاحب چک نمبر 30 جنوبی ضلع سرگودھا کی پہلی پوتی، مکرم عبدالرحمٰن صاحب چک نمبر 38 جنوبی ضلع سرگودھا کی پہلی نواسی، مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب سابقہ امیر جماعت گھسیٹ پورہ اور حضرت مولوی سلطان علی صاحب آف پھیروچیچی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی اور بابرکت زندگی والی، نیک، صالحہ، متقی، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نوابشاہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم اعجاز احمد صاحب زعیم انصار اللہ نوابشاہ (کیمپ نمبر 2 نوابشاہ) ابن مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب کی ٹانگ میں رکشہ سے ٹکر کے باعث فریکچر ہوگیا۔ کراچی کے ایک ہسپتال سے علاج کرا کے اب نوابشاہ اپنے گھر منتقل ہوگئے ہیں۔ بے چینی اور درد کی شکایت ہے۔

اسی طرح نواب شاہ کے ایک خادم مکرم ندیم احمد صاحب ولد منیر احمد صاحب حلقہ ایوان طاہر کا نواب شاہ کے ایک مقامی ہسپتال میں ایک آپریشن ہوا ہے۔ اب وہ گھر منتقل ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے لئے سیالکوٹ کے ضلع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اجتماع انصار اللہ علاقہ ملتان

علاقہ ملتان کے انصار کا اجتماع 14 دسمبر 2014ء کو ملتان میں ہوا۔ جس میں ضلع خانیوال، وہاڑی اور ملتان کے نمائندے، ناظمین اور ان کی مجالس عاملہ شامل ہوئے۔ نیز زعامت علیاء ملتان شرقی وغربی کی مجلس عاملہ بھی شریک ہوئی۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح و ارشاد نے افتتاحی خطاب کیا۔ اس کے بعد کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ ان میں رسہ کشی، کلائی پکڑنا اور گولہ پھینکنا شامل تھے۔ تلاوت، نظم، تقریر کے مقابلے بھی ہوئے۔ مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے دعوت الی اللہ کے حوالہ سے تقریر کی۔ مکرم شاہد احمد سعدی صاحب قائد ایثار نے خدمت خلق کے حوالہ سے سکیم بیان فرمائی۔ اور دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ کل حاضری 182 رہی۔

☆☆☆☆☆

بقیہ از صفحہ 5۔ بٹیروں کی آمد و ہجرت

یہ گزرتی ہے) بہت مشہور ہے اور بہار میں شمال کی طرف بہت لمبی پرواز کرتے ہوئے ہجرت کرتی ہیں۔ Tristram نے ان کو اردن کی وادی میں پایا۔ (Land of Israel, 460)

یہ فلسطین میں مارچ اور اپریل میں پہنچتی ہیں۔ اگرچہ ان میں سے کچھ سردیوں کے دوران اپنی نسل کو بڑھانے والی جگہ پر جانے کے دوران میدانوں اور مکئی کے بالائی کھیتوں میں وہیں رہتی ہیں۔ حتیٰ کہ کہا جاتا ہے کہ یہ گروہ اپنی خزاں کی اڑان میں بہت زیادہ تعداد میں گزرتے ہیں۔ جب یہ گروہ اپنے سردیوں کے دور میں جنوب کی طرف واپس آرہے ہوتے ہیں تو یہ بہت نیچی پرواز کرتی ہیں۔ یہ بہت جلد تھک جاتی ہیں اور انسانوں کیلئے انہیں شکار کرنا بہت آسان ہوتا ہے۔ اٹلی کے ایک مقام کیپری میں ایک سیزن (موسم) میں تقریباً 160000 بٹیریں پکڑی گئیں، جہاں ان کے نرم گوشت کو نفاست کے لحاظ سے اچھا سمجھا جاتا ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ بحیرۂ روم کے تمام سواحل کے ساتھ ساتھ ہوتی ہیں۔ یہ نمکین ہوتی تھیں اور قدیم مصری اسے کھانے کے طور پر ذخیرہ کر لیتے تھے۔

A.E.S.-S.A.C(Herod-277)

(انسائیکلوپیڈیا بابلیکا)

اصل بٹیر عام طور پر مشرقی نصف کرے اور آسٹریلیا کی رہنے والی ہوتی ہیں۔ بٹیر جغرافیائی لحاظ سے کھلے علاقے کو پسند کرتی ہیں۔ اس طرح یہ شمالی افریقہ انڈیا اور چین میں پائی جاتی ہیں۔ اٹلی، سپین اور پرتگال میں یہ پرندے مستقل حیثیت سے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت بڑی تعداد میں یہ بہار میں شمالی اور جنوبی افریقہ سے ان ممالک میں پہنچتی ہیں۔ بٹیروں کی ایک بڑی تعداد شمال کی طرف سالانہ اڑان کے دوران بحیرۂ روم کے ساحل پر ماری جاتی ہیں۔ برطانیہ میں یہ پرندے مئی کے شروع میں پہنچتے ہیں اور پھر اکتوبر میں جنوب کی طرف واپس چلے جاتے ہیں۔ (انسائیکلوپیڈیا بابلیکا ص 393)

بٹیریں ہمیشہ ہوا کے رخ کے ساتھ چلتی ہیں۔ سمندر پر اڑنے کے بعد یہ بہت آسانی سے پکڑی جاتی ہیں۔ کیونکہ یہ بہت نیچی پرواز کرتی ہیں اور ان کے جسم بھاری اور بھیگے ہوجاتے ہیں۔

(انسائیکلوپیڈیا بابلیکا)

یہاں پر پھر سے خدا نے اپنے خاص لوگوں کو رہائی/نجات دلانے کیلئے ایک قدرتی ذریعہ مہیا کیا۔ معجزہ صرف نئی پیدائش پر ہی مشتمل نہیں بلکہ بٹیروں (Quails) کی بروقت اور بہت بڑی تعداد کی آمد پر بھی ہے۔

تجزیہ

اس تحقیق سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ بٹیروں کی ایک بہت بڑی تعداد شمالاً جنوباً کسی نہ کسی وجہ سے مسلسل ہجرت کرتی رہتی ہے۔ جب یہ شمال کی طرف جاتی ہیں تو شمالی افریقہ سے گزرتی ہیں اور بحیرۂ روم کو پار کرتے ہوئے اٹلی، فرانس اور سپین تک پہنچتی ہیں اور پھر شمال سے جنوب کی طرف جاتے ہوئے بھی یہی راستہ اختیار کرتی ہیں۔ بحیرۂ روم کے اوپر آتے اور جاتے ہوئے لمبی اڑان کی وجہ سے تھک کر اور پھر گیلے ہوکر بھاری ہونے کے سبب یہاں کے ساحلوں اور ان کے آس پاس کے علاقوں میں بہت بڑی تعداد میں گرجاتی ہیں۔ یہ بٹیر صدیوں سے اسی طرح سفر کررہے ہیں اور شکاریوں کی ایک بڑی تعداد آج بھی ان کو پکڑتی ہے۔ دشت سیناء چونکہ ان کی اڑان کے راستہ میں شامل ہے، اسی وجہ سے حضرت موسیٰؑ کی قوم کو مسلسل اور اتنی بڑی تعداد (مقدار) میں کھانے کیلئے بٹیریں مہیا ہو گئیں۔

☆☆☆☆☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

9مارچ2015ء

12:30 am Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:40 am Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
2:10 am اوپن فورم
3:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6مارچ2015ء
4:10 am سوال و جواب
5:15 am عالمی خبریں
5:35 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
5:50 am آؤ حسن یار کی باتیں کریں
6:05 am یسرنا القرآن
6:35 am وقف نو اجتماع
7:40 am Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
8:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6فروری2015ء
9:20 am اوپن فورم
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس حدیث
11:35 am الترتیل
12:05 pm بیت طاہر کا افتتاح 11فروری2012ء
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm بائبل میں موجود پیشگوئیاں
2:00 pm فرنچ سروس 19دسمبر1997ء
3:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 14نومبر2014ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:05 pm تقریر۔کمال یوسف صاحب
4:30 pm سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
5:35 pm الترتیل
6:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 22مئی2009ء
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:05 pm تقاریر
8:30 pm بائبل میں پیشگوئیاں
8:55 pm راہ ہدیٰ
10:25 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:25 pm بیت طاہر کا افتتاح 11فروری2012ء

10مارچ2015ء

12:20 am صومالیہ سروس
12:50 am جان الیگزینڈر ڈوئی
1:45 am راہ ہدیٰ
3:15 am خطبہ جمعہ فرمودہ 22مئی2009ء
4:05 am تقاریر
4:30 am بائبل میں پیشگوئیاں
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
6:00 am الترتیل
6:35 am بیت طاہر کا افتتاح
7:30 am کڈز ٹائم
8:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 22مئی2009ء
9:00 am جان الیگزینڈر ڈوئی
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس مجموعہ اشتہارات
11:30 am یسرنا القرآن
12:00 pm گلشن وقف نو
1:05 pm آؤ اردو سیکھیں
1:30 pm آسٹریلین سروس
2:00 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 6مارچ2015ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm تلاوت قرآن کریم
5:20 pm درس مجموعہ اشتہارات
5:30 pm یسرنا القرآن
6:00 pm فیتھ میٹرز
7:05 pm Shotter Shondhane
8:05 pm سپینش سروس
8:40 pm آؤ اردو سیکھیں
9:00 pm پریس پوائنٹ
10:00 pm سفر بذریعہ ایم ٹی اے
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm گلشن وقف نو

11مارچ2015ء

12:30 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6مارچ2015ء (عربی ترجمہ)
1:30 am آؤ اردو سیکھیں
2:00 am پریس پوائنٹ
3:00 am فیتھ میٹرز
4:05 am سوال و جواب
5:10 am عالمی خبریں
5:25 am تلاوت قرآن کریم
5:35 am یسرنا القرآن
6:00 am گلشن وقف نو
7:10 am سفر بذریعہ ایم ٹی اے
7:35 am آؤ اردو سیکھیں
8:00 am پریس پوائنٹ
9:00 am نور مصطفویؐ
9:15 am آداب زندگی
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس حدیث
11:30 am الترتیل
12:00 pm جلسہ سالانہ ہالینڈ 19مئی2012ء
1:00 pm کنونشن جامعہ احمدیہ ربوہ 2014ء
1:55 pm سوال و جواب
2:55 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 6مارچ2015ء (سواحیلی ترجمہ)
5:05 pm تلاوت قرآن کریم
5:20 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 22مئی2009ء
6:55 pm Shotter Shondhane
8:00 pm دینی و فقہی مسائل
8:30 pm کڈز ٹائم
9:05 pm فیتھ میٹرز
10:10 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:25 pm جلسہ سالانہ ہالینڈ

مگرمچھ کے آنسو۔ حقیقت کیا ہے

یہ بات حقیقت ہے کہ کھاتے ہوئے مگرمچھ کے آنسو بہتے ہیں لیکن اس کا سبب کسی قسم کا تاسف ہرگز نہیں۔ کھاتے وقت مگرمچھ کی آنکھیں پوری طرح کھل کر پھول جاتی ہیں، ہوا عضلات میں پیدا ہونے والی خالی جگہ سے گزر کر آنسوؤں کے غدود پر دباؤ ڈالتی ہے جس کا نتیجہ مگرمچھ کے مصنوعی آنسو کی شکل میں سامنے آتا ہے۔

نرم اور پائیدار ہونے کی وجہ سے مگرمچھ کی کھال کی قیمت 15ہزار ڈالر تک ہوتی ہے۔ کچھ قبائلی معاشروں میں مگرمچھ کی کھال کو بلند مرتبے کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ نہ صرف اس جانور کی کھال بلکہ ہڈیوں کو بھی تیر، بھالے یہاں تک کہ گولیاں بنانے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مگرمچھ کی آنکھوں پر چمک دار خلیوں کی ایک تہہ چڑھی ہوتی ہے، جس کی بدولت اندھیرے میں اُس کی آنکھیں دور ہی سے چمکتی دکھائی دیتی ہیں۔ کئی مرتبہ مگرمچھ دریا کے کنارے منہ کھول کر لیٹے رہتے ہیں۔ یہ اُن کا جارح انداز نہیں بلکہ خود کو گرمی سے بچانے کا ایک طریقہ ہے۔

مگرمچھ کے 99فیصد بچے پیدائش کے پہلے سال ہی بڑی مچھلیوں، چھپکلیوں اور بڑے مگرمچھوں کی خوراک بن جاتے ہیں۔ مگرمچھ اپنی طاقتور دم کی بدولت 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیراکی اور پانی میں دو سے تین گھنٹے رہ سکتا ہے۔

(سنڈے ایکسپریس یکم فروری2015ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 2۔مارچ

طلوع فجر	5:14
طلوع آفتاب	6:33
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	6:09

چلی کے کان کن

5/اگست 2010ء کو چلی کے 33 کان کن 700 میٹر گہری سرنگ میں پھنس گئے۔ یہ کان کن ریکارڈ مدت یعنی 70 روز تک زیر زمین زندہ رہے۔ 14/اکتوبر کو تمام زیر زمین کان کنوں کو بچانے کے لئے آپریشن کا آغاز کیا گیا۔ اس منفرد واقعے نے چلی کے ان 33 کان کنوں کو ہیرو بنا دیا۔ انہیں عالمی ذرائع ابلاغ کی بھرپور توجہ حاصل رہی۔

(سنڈے ایکسپریس 2جنوری2011ء)

بسم اللہ پراپرٹی ایڈوائزر
ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
داؤد احمد بھٹی 0336-6980889
ناصر آباد شرقی ربوہ 0324-7302078

سیل۔ سیل۔ سیل
تمام گرم و رائٹی پر زبردست سیل جاری ہے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P-C.R.C-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

MULTICOLOR
INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 920321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorint.com

FR-10